

وہ بھی اس غرض سے کہ ہمیشہ زندہ رہو۔

۴۔ شرح : مجھ پر بلائیں نازل ہوتی رہیں۔ اس حال میں بھی رشک کے عذاب سے میرا چٹکارا نہ ہو۔ سبب یہ تھا کہ تیری ادا سارے جہان کے لیے بلائے جان ہے، حالانکہ اسے صرف میرے لیے بلائے جاں ہونا چاہیے تھا۔

رشک کا مضمون میرزا غالب نے اس کثرت سے باندھا ہے کہ شاید ہی کسی دوسرے شاعر کے ہاں اتنی فراوانی ساتھ ہی اتنی بوقلمونی مل سکے، مثلاً اسی سے بلتا جلتا مرزا کا نہایت مشہور شعر ہے :

قہر ہو یا بلا ہو، جو کچھ ہو

کاش کہ تم مرے لیے ہوتے

۵۔ شرح : اے آسمان ! مجھے قاتل سے دور نہ رکھ۔ کیا اس کی

دراز دستی کے امتحان کے لیے صرف میں ہی رہ گیا ہوں؟ مطلب یہ ہے کہ مجھے قتل ہونے اور جان دے دینے میں ایک لمحے کے لیے بھی تاقل نہیں لیکن ایسا کیوں ہو کہ میں محبوب کے فراق میں دور بیٹھا ہوں گھل گھل کر جان دوں؟ یہ کیوں نہ ہو کہ میں اس کے پاس پہنچ جاؤں اور وہ مجھے اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالے؟ فراق کی حالت میں دور بیٹھ کر موت کا انتظار کرنا اور غم میں گھل گھل کر مرنا غالب کے نزدیک دراز دستی کا امتحان ہے۔ یعنی مقصود یہ ہے کہ محبوب مختلف ذریعوں اور وسیلوں سے کہاں کہاں پہنچ کر سچے عاشقوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کا موجب بنتا ہے۔

۶۔ شرح : میری کوشش کی حقیقت سمجھنا چاہو تو یہ مثال سامنے

رکھ لو کہ ایک پرندہ پتھرے میں بند ہے اور وہ آشیانے کے لیے تنکے جمع کر رہا ہے۔

یہ صرف مثال ہے، یہ مراد نہیں کہ قفس میں کوئی پرندہ بند ہو تو وہاں اسے